کیا آپ جانتے ہیں اللہ تعالی' آپ کے لیے کون سے غیر متوقع خوبصورت اشیاء (اسباب) تخلیق کرتا ہے؟

اکثر لوگ "اس دنیا کی زندگی کے متعلق تقریبا" ایسے ہی تبصرات کریں گے۔ عام طور پر لوگوں کی اکثریت زندگی کی تصویرکشی بطور اکتاہٹ بھرا سلسلۂ کرتے ہیں۔ وہ سادگی سے کہتے ہیں کہ زندگی معمول کے صورت حالات اور بہترین امّیدیں ان پر مبنی ہے۔ بے شک ان کا یہ بیان ان کی زندگیوں کا قطعا" زاویۂ نگاہ منعکس کرتا ہے۔ خواہش ہو یا نہ ہو، وہ زندگی میں ہر اس چیز سے جس کا وہ تجربہ لیتے ہے، جلد ہی ہم آہنگ ہوجاتے ہیں۔ ان کا ردّعمل مانو بے حس جان جیسا ہوجاتا ہے۔ ان تمام اچھّائیوں کو وہ ایک عام بات سمجھتے ہے جو کہ زندگی کے معمول کے دوروں میں وقوع پزیر ہونے ہی چاہیے۔ اور اس وجہ سے وہ ان میں مخفی غیرمعمولی پہلوؤں اور اچّھائیوں پر غور نہیں کرتے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی' ان لوگوں کی درج ذیل طرح سے تصویرکشی کرتا ہے:

اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائۓ جائیں گے: (کہا جائۓ گا) "تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کردیں اور ان سے فائدہ اٹھا چکے، پس آج تمنیذ ذلّت کے عذاب (کی سزا) دی جائۓ گی اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے۔" (سورہ الاحقاف، 20)

اللہ تعالی' بیان فرماتا ہے کہ آخرت کی زندگی میں وہ ان لوگوں کو رحمت کی نگاہوں سے نہیں دیکھے گا جنھیں ان کی زندگی میں ان تمام خوبصورتیوں، اچّھائیوں، پرلطف اور خوشگوار واقعات کا تجربہ ہوتا ہے لیکن وہ ان سے بے پروائی برتتے ہیں اور متاثر نہیں ہوتے۔

ایمان والوں کا اس دنیا کی زندگی کے بارے میں زاویۂ نگاہ ان لوگوں سے جو واقعات کو تقریبا" نیند کے پردے سے دیکھتے ہیں، یکسر مختلف ہوتا ہے۔ ایمان والوں کے لیے "اس دنیا کی زندگی" مکمل عجیب و غریب حالات سے، خوبصورتیوں سے، اچّھائیوں سے اور عقلمندی سے بھری ہوتی

ہے۔ یہ حقیقت کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں لامحدود خوبصورت حسن اخلاق اور بے نظیر اعلیٰ درجہ صفات سے نوازا ہے، اس لیے ایمان والوں کو ان کی زندگی ہمیشہ پرجوش اور ولولہ انگیز محسوس ہوتی ہے۔ ہر لمحہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ خوبصورت بات شناخت کرنے اور اس کی لامحدود رحمت کے ذائقہ کی لذّت لیتے ہیں۔

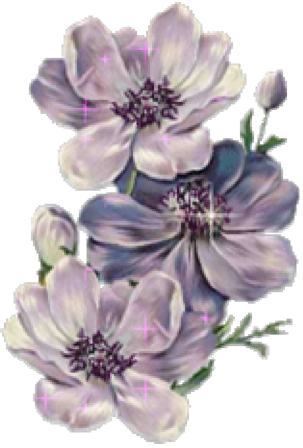

کافر لوگ اس نہایت ہی عظیم رحمت سے ناآشنا ہے اور محروم کردیے گئے ہیں۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ غیر متوقع خوبصورت باتیں تخلیق کرتا رہتا ہے جن کو صرف کامل ایمان والے اور ضمیر کی آواں پر لبیّک کہنے والے ہی پہچان سکتے ہیں۔ ان حادثات کو جنھیں صرف ایمانی زاویۂ نگاہ والے لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں، ان کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے بندوں کو اللہ سے قرب محسوس کراتا ہے۔ یہ احساس کہ اللہ کا قرب انھیں حاصل ہے ایمان والوں کے لیے یہ نہایت ہی خوشگوار اور پررحمت بات ہوتی ہے!

وجود میں آنا یا کسی شے کا وقوع پزیر ہونا یہ ایک عام اور روزانہ کی بات ہے ایسا کبھی کبھار کسی کا خیال ہوسکتا ہے؛ کبھی کبھی غیر متوقع طور پر کسی رحمت کا روبرو آجانا جسے کوئی دعا کے ذریعۂ حاصل کرنا چاہتا ہو؛ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ نے مقدّر میں لکھے ہوئے خوشگوار حادثات کا سامنا عظیم رحمتوں کے نزول کا باعث ہوتا ہے، سوچنے کے لیے غذا اور اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کے لیے اسباب۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس کے مخلص بندوں کو لوگوں پر لامتناہی رحمت یاد دلاتا ہے؛ بیان کرتا ہے کہ وہ ایمان والوں کا قطعی محافظ اور مددگار ہے اور ان مخلصانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ نتیجتاً ایک ایمان والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ظہور سے باخبر رہتا ہے۔ یہاں تک کے مصیبتوں اور مشکلات میں بھی وہ جانتا ہے کہ یہ وہ خوبصورتیاں ہیں جو خصوصیت سے اس کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ مخصوص خوبصورت اسباب بھی تخلیق کرتا ہے، علامات اور تفصیلات جو مقدّر کے وجود کو ظاہر کرتے ہیں وہ اس کے ادراک (سمجھ یا فہم) کی عادت کو زائل کریں گے، اسے ششدر کریں گے اور اسے ایمان کی حلاوت سے بہرہ ور کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک واقعۂ میں ایک ایمان والا اللہ تعالیٰ کی لامتناہی رحمت، محبّت اور اس کا قرب اور اس کے فرمابردار بندوں کے لیے اس کا سچّا قول، ان کے ظہور کی گہری کثرت اور مسرّت کا ذائقہ چکھتا ہے۔ اس کی روح اور جسم میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبّت اور اعلیٰ جذبات سمائے ہوئے

ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے اس پر اللہ تعالیٰ کی لامتناہی رحمتیں ظاہر ہوتی ہیں، کہ میرا رب ہر چیز پر قادر ہے، اور لامتناہی طور پر عفو و درگزر اوررحم کرنے والاہے، اس کا اللہ تعالیٰ سے قرب مزید زیادہ بڑھتا ہے۔

لیکن ایک ایمان والے کے لیے اس طرح کے زبردست ایمان کا تجربہ ہونے کے لیے اسے عظیم واقعات

یا بے نظیر رحمتوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کبھی کبھی تو عام یا غیر معنی خیز نظر آنے والے حادثات، جیسے کسی کے دل میں کوئی شے کا خیال آنا اور وہ چیز اسی لمحہ نظروں کے سامنے آجانا، کسی ایسے سوال کا جواب سماعت ہوجانا جسے معلوم کرنے کے لیے وہ اس وقت بری طرح بے تاب تھا یا اس غذا کا غیر متوقع اوقات میں پیش کیا جانا جو اسے حد درجہ پسند ہو، بھی وقوع پزیر ہوسکتے ہیں۔ یہ حادثات ان کے خود میں غیر معنی خیز ہوسکتے ہیں لیکن ان حادثات جو حقیقتا" اللہ تعالیٰ نے مقدّر میں پہلے ہی تجویز فرما دیے تھے، کے معنی نہایت عظیم ہے۔ یہ واقعات اللہ تعالیٰ کے لامتناہی تسلّط، اس کی لامتناہی رحمت کا مظاہرہ کرتے ہیں؛ اس کے مخلص بندوں کے ساتھ وہ ہر وقت موجود ہے اور ہر چیز اس کی نظر میں ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے ان باتوں کا وہ انکشاف کرتے ہیں۔ ان تفصیلات میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ غیر متوقع خوبصورت اشیاء (اسباب) ہے تاکہ جو بندے اس سے محبّت رکھتے ہیں ان پر اس کے قرب کو اجاگر کرے۔ اس عظیم بات کا مشاہدہ کرنا ایک ایسا ذریعۂ ہے جو ایمان والوں میں عظیم جوش بھر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔ (سورہ البقرہ، 186)